© rasailojaraid.com

1961ء کے ویانا کنونشن کا ابتدائیہ اور آرٹیکل (1)41 پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اس کنونشن کا مقصد ہر گز ہر گز مجرموں اور جاسوسوں کا تحفظ نہیں تھا۔ امریکا کے حمایتیوں کا کہنا ہے کہ ہم نے بین الاقوامی معاہدہ کیا ہوا ہے اور اگر ہم نے ریمنڈ کو امریکا کے حوالے نہ کیا تو پاکستان کے ساتھ بہت بُرا ہوگا۔ وہ کہتے ہیں ریمنڈ کو تو نارمل استثنیٰ حاصل ہے اور یہ کہ استثنیٰ کے بارے میں کوئی دوسری رائے نہیں ہوسکتی۔

یہ دھمکی بھی دی جاتی ہے کہ امریکا بہت طاقتور ملک ہے، سپر پاور ہے۔ پاکستان بہت کمزور ملک ہے۔ پاکستان کی معیشت انتہائی کمزور ہے۔ پاکستان ریمنڈ کو حوالے نہ کرکے امریکی امداد سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اور کسی بھی طور پر اپنی معیشت صحیح نہیں کرسکے گا، لیکن میرا سوال امریکی غلاموں سے یہی ہے کہ کیا غریب کی کوئی عزت نہیں ہوتی؟ کیا ایک کمزور ملک اپنی خود مختاری کو برقرار نہیں رکھ سکتا؟ کیا قرضے کے عوض اپنے گھر کے دروازے غیروں اور طاقتور غنڈوں کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں؟ اگر ریمنڈ کے قتل کو ویانا کنونشن کی آڑ میں چھوٹ دے دی جائے تو کیا یہ ملک کے لیے آسان نہ ہوجائے گا کہ وہ اپنے دشمن ممالک میں اپنے سفارتکاروں کے ذریعے قتل وغارت کرادیں؟

['کس سے منصفی چاہیں؟' انصار عباسی: 14/فروری 2011ء]

(2) گہرا تاریک راز

دریا کی لہروں کے خلاف کب کون تیر سکا ہے؟ تاریخ میں جب طوفان اُٹھتے ہیں تو تنکے راہ نہیں روکتے! لاہور کا سانحہ تو بہت اذیت ناک ہے کہ شمائلہ سمیت چار زندگیاں چلی گئیں۔ ایسا لگتا ہے کہ اپنے انجام میں، لیکن یہ محض ایک المیہ نہ رہے گا۔

رنگ لائے گا لہو! پے درپے واقعات میں جن کا سان گمان تک نہ تھا، قدرت کے اشارے ہیں۔ کون کہہ سکتا تھا کہ ایک جواں سال خاتون جس کے سامنے پوری زندگی پڑی تھی، اس طرح جان ہارے گی کہ باقی رہنے والی ایک حیران کن داستان وجود پائے گی۔ اس کی موت ہمیشہ یاددلاتی رہے گی کہ اللہ کے نام پر وجود میں آنے والے ملک کی اشرافیہ کس قدر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سفاک تھی! استعمار سے ایسا گٹھ جوڑ اُس نے کرر کھا تھا کہ کتنا ہی سنگین سانحہ ہو، کسی کو انصاف کی اُمید نہ تھی! کون کہہ سکتا تھا کہ شاہ محمود قریشی ایسا آدمی جس کے اَجداد نے 1857ء میں ڈٹ کر انگریزوں کا ساتھ دیا اور احمد خان کھرل کے قتل میں شریک تھا، روٹھ کر وزارت ٹھکرا دے گا !!

استعمار اور اس کے پاکستانی کارندوں کے مقابل ہمیں سب سے زیادہ غیر متوقع اعانت مغربی اخبارات سے ملی۔ ملک میں تو ورنہ ایسے دانشور بھی کارفرما تھے جو حقیقت کو افسانہ اور افسانے کو حقیقت ثابت کرنے پر تلے تھے۔ ایسے شدومد کے ساتھ کہ دانش دیکھتی اور حیران ہوتی اور حیا منہ چھپاتی تھی۔ بقول جوش ع

بدی کرتا ہے دشمن اور ہم شرمائے جاتے ہیں!

لندن کے معتبر اخبار 'گارجین' کے بعد 'واشنگٹن پوسٹ' نے بھی تصدیق کر دی کہ ریمنڈ ڈیوس سی آئی اے کا ایجنٹ ہے۔ وقائع نگار Declan Walsh کا جملہ یہ ہے:

Based On interviews in the US and Pakistan, the Guardian can confirm the 36 years old former special force soldier is employed by CIA.

"پاکستان اور امریکہ میں (باخبر افراد سے) ملاقاتوں کی بنا پر گارجین اس امر کی تصدیق کر سکتا ہے کہ سپیشل امریکی فورس کے 36 سالہ سابق ملازم کی خدمات اب سی آئی اے کو حاصل تھیں۔"

ممکن ہے انکل سام کا کوئی پاکستانی کارندہ توجیہ کرنے کی کوشش کرے کہ محض ملاقاتوں سے نتیجہ اخذ نہ کرنا چاہیے۔ دو باتیں مگر بے حد اہم ہیں: اوّل کہ صرف ذاتی نہیں اخبار نویس نے ادارے کی طرف سے ذمہ داری قبول کی ہے۔ ثانیاً جن اہم لوگوں سے وہ ملا ان میں ممتاز امریکی شامل ہیں۔ واشنگٹن پوسٹ کے مطابق " وہ لاہور میں سی آئی اے کی ٹیم کا حصہ تھا جو اس شہر میں محفوظ ٹھکانے سے اپنی سرگرمیاں انجام دے رہی تھی۔" کیا یہ محفوظ ٹھکانہ لاہور کا قونصل خانہ ہے یا کوئی اور؟ وزیر قانون رانا ثناء اللہ کو وضاحت کرنی چاہیے۔ قومی تاریخ کے اس نازک موڑ پر رانا صاحب نے غیر معمولی جرات کے علاوہ جس کی اُمید کی جاتی ہے، حیران کن دانائی سے کام لیا جس کی توقع نہ کی جاتی تھی۔ تجربات سے آدمی سیکھتے ہیں او

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ربحرانوں میں اُن کے جوہر کھلتے ہیں۔ تاہم وزیر اعلیٰ شہباز شریف کے پختہ فیصلے کے بغیر یہ ممکن نہ ہوتا۔ ایک حکمران کی ستائش پر طعنے سننا پڑتے ہیں مگر کیا کیجئے ستارے کو ستارہ اور بادل کو بادل ہی کہنا ہوتا ہے۔

اگر کبھی جناب رحمٰن ملک بھی ایسا کوئی موقع ارزاں فرمائیں؟ وزیر داخلہ اور اُن کے سرپرست اُلجھ گئے۔ ایک تاریخی موقع اُنہوں نے گنوا دیا۔ یہ بات طے کرنے کے لئے کہ کیا ریمنڈ ڈیوس ایک سفارت کار ہے؟ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ درکار تھا۔ چار ہفتوں میں وہ فیصلہ نہ کر سکی۔ پنجابی محاورے کے مطابق سونے والے جگایا جاسکتا ہے مگر جاگتے کو کبھی نہیں۔ صدر زرداری اور ان کے ساتھیوں نے تہیہ کر رکھا ہے کہ امریکہ کے معاملے میں وہ سیاہ کو کبھی سیاہ نہ کہیں گے۔ وزیر اعظم گیلانی نے ارشاد کیا کہ وہ لاہور کے سانحہ کی مذمت کرتے ہیں۔ مذمت تو وہ ڈرون حملوں کی بھی کیا کرتے ہیں، لیکن ان کا اصل موقف کیا ہے؟ وکی لیکس کے طفیل سبھی جانتے ہیں!

کتنا دباؤ ہے، کس قدر شدید امریکی دباؤ کہ وزارتِ خارجہ مہلت پہ مہلت مانگ رہی ہے۔ سچائی آشکار ہے اور اتنی آشکار کہ شاہ محمود جیسا شخص بھی انحراف نہ کر سکا۔ ریمنڈ ڈیوس محض ایک قاتل اور جاسوس نہیں۔ معاملہ بہت پیچیدہ ہے ورنہ ذوالفقار مرزا کے ذریعے فساد کھڑا کرنے کی کوشش نہ کی جاتی۔ مرزا کی بدن بولی (باڈی لینگوئج) ان کے الفاظ سے ہم آہنگ نہ تھی۔ دس نکاتی مذاکرات سے اُن کا کوئی تعلق نہ تھا۔ جس مقام پر اُنہوں نے خطاب فرمایا وہاں اس موضوع پر اظہارِ خیال ہی تعجب خیز ہے۔ دو دن قبل وہ ایم کیو ایم کے سامنے سر جھکا کر آئے تھے۔ یہ دن سازگار نہ تھا کہ وہ شعلہ بیانی کرتے۔ اس کے باوجود اُنہوں نے خود کو داؤ پر لگا دیا۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے:

کچھ نہیں بہت کچھ... ! افغانستان میں امریکی شہری آئے دن اغوا ہوتے ہیں اور دوسرے مضطرب ممالک میں بھی۔ امریکی قیادت حرکت میں ضرور آتی ہے، لیکن اس قدر پریشان تو وہ کبھی نہ تھی۔ نہ صرف ہیلری آگ بگولہ ہوئیں بلکہ صدر اوباما نے بھی خود کو جھونک دیا۔ دلچسپ ترین یہ ہے کہ دونوں نے کوئی دلیل نہ دی، فقط شور مچایا۔ واشنگٹن میں پاکستانی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سفارت خانہ بند کرنے اور امریکی امداد روک دینے کی افواہیں پھیلائی گئیں۔ بظاہر کیسے معتبر افراد اور اداروں کے ذریعے، آخر کیوں؟ کیا ریمنڈ ڈیوس کے پاس کوئی گہرا تاریک راز ہے جس کے آشکار ہو جانے کا خوف امریکی انتظامیہ کے اعصاب پر سوار ہے۔ کوئی ایسا گورکھ دھندا جو پاکستانی عوام کے علم میں آگیا تو تباہی آجائے گی؟

ریمنڈ ڈیوس پولیس کے تفتیش کرنے والوں کے سوالات کا جواب دینے سے انکار کیوں کرتا رہا؟ ظاہر ہے کہ لاہور کی قونصل جنرل کے مشورے سے جو تین تین گھنٹے اس سے گفتگو کیا کرتیں۔ کس چیز کے بارے میں وہ اس سے بات کرتی تھیں؟ کیا وہ اس کا حوصلہ بندھانے جاتی تھیں یا کسی حکمتِ عملی کی جزئیات پر بحث کرنے؟ ایک ملزم کو وکیل کے مشورے کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرپرست سفارت کار کو میدان میں بروئے کار آنا ہوتا ہے۔ وہ جیل کے اندر اتنا قیمتی وقت کیوں برباد کرتی رہیں؟ کیا اُنہیں اندیشہ تھا کہ وہ پاکستان میں زیر زمین پھیلے امریکی نیٹ ورک کی تفصیلات بتادے گا یا کچھ اس سے بڑھ کر بھی؟

امریکیوں نے ریمنڈ ڈیوس کو مزنگ سے اُٹھا کر لے جانے کے لیے اتنا بڑا خطرہ کیوں مول لیا۔ رائفلیں اُٹھائے ان کے لوگ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک معصوم جان کو کچلنے کے مرتکب ہوئے۔ پھر اس گاڑی کے سواروں کو ہر قیمت پر بچانے کی کوشش کی حتیٰ کہ ملک سے باہر بھیج دیا۔ پنجاب حکومت کی طرف سے چھ عدد خطوط لکھنے جانے کے باوجود کہ قونصل خانہ مجرموں کو پناہ دینے کا مرتکب ہے، مرکزی حکومت سوئی کیوں رہی؟ وزارتِ داخلہ نے اُن کے نام ای سی ایل میں کیوں شامل نہ کئے؟ ہوائی اڈوں پر نگرانی کیوں نہ ہوئی؟

ایک تاریک بھید ہے، ایک گہرا تاریخی بھید! تاریخ مگر یہ بتاتی ہے کہ کوئی راز ہمیشہ راز نہیں رہتا۔ بات کھلے گی اور نتائج پیدا کرے گی۔ وجدان یہ کہتا ہے کہ پاک امریکہ تعلقات کی نوعیت تبدیل ہونے کا وقت آپہنچا۔ سیاسی قیادت اگر نہ سمجھ پائی تو وہ عوامی طوفان کی نذر ہوسکتی ہے۔ دریا کی لہروں کے خلاف کب کون تیر سکا ہے؟ تاریخ میں جب طوفان اُٹھتے ہیں تو تنکے راہ نہیں روکتے!!

['ناتمام' از ہارون الرشید: 23 فروری 2011ء]

© rasailojaraid.com